

[1999] سپریم کورٹ ریوٹس 3.S.C.R

از عدالت عظمیٰ

اے۔ وی۔ ریڈی ٹرسٹ اور دیگران

بنام

کمشنر آف ویلتھ ٹیکس

8 اکتوبر 1999

[ڈی پی وادھوا اور ایم بی شاہ، جسٹس]

ویلٹھ ٹیکس ایکٹ، 1957 - دفعہ 21(1)، (2) اور (4) - ٹرسٹ - ویلتھ ٹیکس - چنگی - تشخیص کا طریقہ - کا تعین - ٹرسٹ جو پوتے اور بیٹی کے فائدے کے لیے بنائے گئے ہیں - سیٹلر واحد کے طور پر تشکیل دیا گیا ٹرسٹی - ٹرسٹ ڈیڈ جس میں ٹرسٹ فنڈ کے کارپس میں فائدہ اٹھانے والوں کے لیے متفقہ دلچسپی پیدا ہوتی ہے - فائدہ اٹھانے والوں کا سود غیر متعین اور نامعلوم - روکا گیا، نمائندہ صلاحیت میں ٹرسٹی کے فائدہ مند مفاد پر لگایا جائے گا - ٹرسٹ فنڈ کی پوری قیمت پر تشخیص نہیں ایک فرد کی حیثیت - ہائی کورٹ نے اس بات کا جواز پیش کیا کہ دفعہ 21(4) کی دفعات لاگو ہیں نہ کہ دفعہ 21(1) یا (2)۔

ایک A نے اپنے تین پوتے اور بیٹی کے فائدے کے لیے چار ٹرسٹ بنائے اور خود کو واحد ٹرسٹی بنایا۔ ٹرسٹ ڈیڈ کی شرائط و ضوابط میں بعض ہنگامی حالات کا تعین کیا گیا ہے جن کی تکمیل پر فائدہ اٹھانے والوں کا مفاد وجود میں آئے گا۔ ٹرسٹ کے اثاثوں کی پوری قیمت کو ظاہر کرنے والے سیٹلر کے ویلتھ ٹیکس ریٹرن کو ویلتھ ٹیکس افسر نے مسترد کر دیا تھا اور ویلتھ ٹیکس ایکٹ 1957 کے دفعہ 16(3) کے تحت تشخیص کیے گئے تھے۔ اپیل پر، ایبیلٹ اسسٹنٹ کمشنر اور انکم ٹیکس ایبیلٹ ٹریبونل اس کا خیال تھا کہ ٹرسٹ میں صرف فائدہ اٹھانے والے کے مفاد کی قیمت کو خالص دولت میں شامل کیا جاسکتا ہے نہ کہ خود ٹرسٹ کے کارپس کی قیمت۔ تاہم، ریفرنس پر ہائی کورٹ نے کہا کہ ایکٹ کے دفعہ 21(4) کے تحت ایسیمنٹ کی جانی تھی اور ٹرسٹی کو فرد کی حیثیت میں ٹرسٹ فنڈ کی پوری قیمت پر اندازہ لگایا جانا تھا۔ اس لیے موجودہ اپیل۔

اپیل گزاروں کی جانب سے یہ دلیل دی گئی کہ قانون کی دفعہ 21(1) یا 21(4) تو ضیعات کے تحت دولت ٹیکس تخمینہ کاری ضروری ہے اور تشخیص ٹرسٹ فنڈ کے فنڈ کی بنیاد پر نہیں بلکہ مستفیدین کے سود کی بنیاد پر کی جانی تھی۔

جزوی طور پر اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد 1.1: عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے جواز پیش کیا کہ اپیل کنندہ ٹرسٹ کا ویلتھ ٹیکس ایکٹ، 1957 کی دفعہ 21(4) کے تحت ویلتھ ٹیکس کے طور پر مشخصہ جانا ہے۔ [588-ای]

1.2- ٹرسٹ ڈیڈ کی قیود و ضوابط سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ مستفیدین کے ٹرسٹ فنڈ کی رقم حاصل کرنے کے حقوق مستقبل کی تاریخ میں وجود میں آتے ہیں جب بقا سے متعلق شرط پوری ہوتی ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ صحیح طور پر اس نتیجے پر پہنچی کہ مفاد الیہ کا مفاد غیر متعین یا نامعلوم ہے اور یہ عارضی ہے اور اس لیے ایکٹ کی دفعہ 21(4) لاگو ہوگی۔ نتیجتاً، اپیل کنندہ کی یہ دلیل کہ ٹرسٹ کا مشخصہ ایکٹ کی دفعہ 21(1) کے تحت لیا جانا چاہیے، قبول نہیں کی جاسکتی۔ [585-بی-سی]

2- عدالت عالیہ نے یہ فیصلہ دیتے ہوئے غلطی کی کہ ٹرسٹی کا انفرادی حیثیت میں ٹرسٹ فنڈ کی پوری قیمت پر مشخصہ لینا ہوگا۔ ایک بار جب یہ قرار دیا جاتا ہے کہ ایکٹ کی دفعہ 21(4) کے تحت تخمینہ کاری کی جانی ہے، تو ٹرسٹ فنڈ کی پوری قیمت پر ویلچ ٹیکس کا اندازہ لگانے کا کوئی سوال ہی نہیں ہے۔ ایکٹ کے سیکشن 21 کی ذیلی دفعہ (1) یا (4) کے تحت، یہ فائدہ مند مفادات ہیں جو نمائندہ حیثیت میں ٹرسٹی کے ہاتھوں میں قابل ٹیکس ہیں اور ٹرسٹی کی ذمہ داری مستفیدین کی مجموعی ذمہ داری سے زیادہ نہیں ہو سکتی اور ٹرسٹ کی جائیداد کے کسی بھی حصے پر مشخصہ ایکٹ کے سیکشن 3 کے تحت ٹرسٹی کے ہاتھوں میں نہیں کیا جاسکتا۔ [F'E:B'A-587]

کمشنر آف ویلچ ٹیکس بنام نظام فیملی ٹرسٹ کے ٹریسٹیز، (1977) 108 ITR 555، پر انحصار کیا

دیوانی اپیلیٹ دائرہ اختیار 1990: کادیوانی اپیل نمبر 6077-6080-

1983 کے آر سی نمبر 37-40 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کے 3.12.87 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے کے رام کمار۔

جواب دہندہ کے لیے کے این شکلا، جی وینکٹیش راؤ، شکر ڈیوٹے، ایس کے دویدی۔

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

شاہ، جے۔ یہ اپیلیٹ ویلچ ٹیکس ایکٹ، 1957 کی دفعہ 27 کے تحت عدالت عالیہ کو دیے گئے حوالہ میں 1983 کے حوالہ شدہ کیس نمبر آئی ڈی 1 میں آندھرا پردیش عدالت عالیہ کی طرف سے منظور کردہ 8 دسمبر 1987 کے مشترکہ فیصلے اور حکم کے خلاف دائر کی گئی ہیں۔ انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل نے چاروں مقدمات میں فیصلے کے لیے درج ذیل سوال کا حوالہ دیا:—

"چاہے حقائق اور کیس کے حالات میں، ٹریبونل کو یہ ٹھہرانے کا جواز تھا کہ ٹرسٹ میں صرف فائدہ اٹھانے والے کے مفاد کی قیمت کو ہی خالص دولت میں شامل کیا جاسکتا ہے نہ کہ خود ٹرسٹ کے کارپس کی قیمت۔"

مختصر احوال یہ ہیں کہ ایک سری اے وی۔ مشرقی گوداوری ضلع کے کڈیم کے ریڈی نے اپنے تین پوتے اور بیٹی کے فائدے کے لیے چار ٹرسٹ بنائے۔ ایک ٹرسٹ ان کے پوتے ڈیکسٹر آنند سیر (ان کی بیٹی مارگریٹ کا بڑا بیٹا) کے فائدے کے لیے بنایا گیا تھا اور متعلقہ ٹرسٹ ڈیڈ کو 14 مارچ 1972 کو عمل میں لایا گیا تھا۔ ایک اور ٹرسٹ ڈیڈ 3 اکتوبر 1970 کو بنایا گیا تھا۔ سیٹلر کا پوتا، ہریش ریڈی۔ تیسرا ٹرسٹ ڈیڈ سیٹلر کے پوتے کے فائدے کے لیے 12 اکتوبر 1970 کو بنایا گیا تھا۔ بی وی ستیش ریڈی اور چوتھا ٹرسٹ ڈیڈ 6 جولائی 1971 کو سیٹلر کی دوسری بیٹی مسز لڈینا اینڈرسن کے لیے بنایا گیا تھا۔ امانت کے اعمال ایک جیسے تھے۔ ٹرسٹ کے مصنف نے خود کو واحد ٹرسٹی کے طور پر تشکیل دیا۔ اس کے پاس یہ صوابدید تھا کہ وہ پوری یا آمدنی کا کوئی حصہ مستفید کنندہ کے لیے لگا سکتا ہے اور سرمایہ کاری کے ذریعے بقایا رقم جمع کر سکتا ہے۔ ٹرسٹ کے فنڈز کو اس کی بیٹیوں کے معاملے میں 45 سال اور اس کے پوتوں کے معاملے میں 25 سال کی عمر مکمل ہونے کے بعد ٹرسٹ کے استفادہ کنندہ کو منتقل کیا جانا تھا۔ اگر ٹرسٹ کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا تو ٹرسٹ کی جائیداد کو فائدہ اٹھانے والے کے بچوں یا دوسرے بچوں کے لیے لگا دیا جانا تھا۔ سیٹلر کی طرف سے بنائے گئے ٹرسٹ یکساں طرز پر ہیں، یعنی ٹرسٹ کے تصفیہ کے وقت، 1116 روپے کی رقم کا تصفیہ کیا گیا تھا تا کہ ٹرسٹ فنڈ کو وقتاً فوقتاً مزید چندہ دے کر بڑھایا جاسکے۔ سیٹلر نے اپنی زندگی کے دوران خود کو واحد ٹرسٹی کے طور پر مقرر کیا۔ ٹرسٹی A.V. ریڈی نے چاروں ٹرسٹوں کے لیے ویلتھ ٹیکس ریٹرن فائل کیے جس میں ویلتھ ٹیکس کی تشخیص کے مقصد کے لیے ٹرسٹ کے پاس موجود اثاثوں کی پوری قیمت دکھائی گئی۔ 27 مارچ، 1980 کو، ویلتھ ٹیکس آفیسر نے ویلتھ ٹیکس ایکٹ کے سیکشن 16(3) کے تحت تشخیص کیا۔

ان احکامات کے خلاف، ٹیکس تشخیص الیہ نے اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر کے سامنے اپیلوں کو ترجیح دی۔ ان اپیلوں میں، دولت ٹیکس کی قیمت کا طریقہ متنازعہ تھا؛ یہ دلیل دیتے ہوئے اضافی بنیاد اٹھائی گئی تھی کہ دفعہ 21 کے پیش نظر جو تمام ٹرسٹوں پر لاگو ہوتا ہے، صرف مفاد الیہ کے مفاد کا مشخصہ دولت ٹیکس سے کیا جانا چاہیے نہ کہ ٹرسٹ فنڈ کے پورے فنڈ سے۔ 29 نومبر 1980 کے حکم نامے کے ذریعے اپیلوں کی اجازت دی گئی۔ اپیلٹ حکام نے ویلتھ ٹیکس آفسر کو ویلتھ ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 21(1) یا 21(2) کے مطابق فائدہ مند سود کا اندازہ لگانے کی ہدایت کی۔ اس حکم کے خلاف، ویلتھ ٹیکس آفیسر نے انکم ٹیکس ایپیلیٹ ٹریبونل، حیدرآباد (جسے اس کے بعد "ٹریبونل" کہا جاتا ہے) کے سامنے اپیلوں کو ترجیح دی۔ ٹریبونل اس نتیجے پر پہنچا کہ ٹرسٹ کی رقم مقررہ عمر مکمل کرنے پر مفاد الیہ کو منتقل کی جانی تھی اور آباد کار کا ارادہ صرف مقررہ عمر تک پہنچنے پر مفاد الیہ کو رقم دینا تھا۔ لہذا ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ مفاد الیہ مقررہ عمر تک پہنچنے تک ٹرسٹ کے فنڈ میں صرف ایک عارضی سود ہوتا ہے اور جو چیز ٹیکس تشخیص الیہ کے ہاتھ میں شامل کی جاسکتی ہے وہ ٹرسٹی کی قیود میں مستفید ہونے والوں کا مفاد ہوگا نہ کہ خود ٹرسٹ فنڈ کا فنڈ۔ لہذا، اپیلوں کو وضاحت کے ساتھ مسترد کر دیا گیا جس سے ہمیں کوئی تعلق نہیں ہے۔

عدالت عالیہ مختلف تنازعات اور فریقین کے وکیل کے فیصلے اور ٹرسٹ ڈیڈ کی قیود پر غور کرنے کے بعد اس نتیجے پر پہنچی کہ فنڈ ٹرسٹی کے پاس مفاد الیہ یا مفاد الیہ میں کی جانب سے اور ان کے فائدے کے لیے ہے جن کا مفاد ٹرسٹ ڈیڈ میں فراہم کردہ واقعات کے ہونے کے لحاظ سے مستقبل کی تاریخ میں سامنے آسکتا ہے۔ زیر غور ویلیو ایشن کی تاریخوں پر، یہ کہنا ممکن نہیں تھا کہ ٹرسٹی نے معروف مفاد الیہ میں کی طرف سے یا ان کے فائدے کے لیے ٹرسٹ کا فنڈ رکھا تھا اور اس سے بہت کم یہ کہا جاسکتا تھا کہ ان افراد کے حصص جن کی طرف سے ٹرسٹ فنڈ ہے۔ منعقد کیے جاتے ہیں جو متعین اور معروف تھے۔ لہذا، ویلتھ ٹیکس کا تخمینہ ایکٹ کی دفعہ 21(4) کے تحت کیا جانا ہے؛ ٹرسٹی مشخصہ ٹرسٹ فنڈ کی پوری قیمت پر کسی فرد کی حیثیت میں کرنا ہوگا۔ اس کے بعد عدالت نے اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر یا انکم ٹیکس

اپیلیٹ ٹریبونل کی طرف سے دی گئی مقدار میں کسی بھی راحت کے تابع ویلٹھ ٹیکس آفیسر کی طرف سے کی گئی تخمینہ کاری کو برقرار رکھا۔ عدالت عالیہ کے اس فیصلے کو ان اپیلوں میں خصوصی اجازت کے ذریعے چیلنج کیا گیا ہے۔

اپیل کنندگان کے وکیل نے کہا کہ ان معاملات میں دفعہ 21(1) یا 21(2) کے تحت ویلٹھ ٹیکس کی تشخیص ضروری ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ فرض کرتے ہوئے کہ ہائی کورٹ صحیح طور پر اس نتیجے پر پہنچی ہے کہ ایکٹ کے دفعہ 21(4) کے تحت جائزہ لیا جانا تھا، اس کے باوجود اس نے اس عدالت کی طرف سے مقرر کردہ تناسب کے برعکس حتمی ہدایت دینے میں غلطی کی۔ نظام کے فیملی ٹرسٹ کے ٹرسٹیز بنام ویلٹھ ٹیکس کمشنر کا کیس، (1977) 108 ITR 555۔ انہوں نے عرض کیا کہ ایک بار جب یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ ٹرسٹ درست تھا، تو ویلٹھ ٹیکس ایکٹ کے سیکشن 21(1) یا 21(4) کی دفعات کے تحت ویلٹھ ٹیکس کا تعین کرنا ضروری ہے اور ایسے معاملات میں، اسیمنٹ ٹرسٹ فنڈ کے کارپس کی بنیاد پر نہیں بنایا جائے گا بلکہ فائدہ اٹھانے والوں کے مفاد کی بنیاد پر بنایا جائے گا جیسا کہ اس عدالت نے نظام کے خاندانی ٹرسٹ کیس میں تفصیل سے بحث کی ہے۔

ہمارے خیال میں، اپیل کنندہ کے وکیل کی طرف سے اٹھائے گئے تنازعہ میں بہت کچھ ہے کیونکہ اس نتیجے پر پہنچنے کے بعد کہ ویلٹھ ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 21(4) کے تحت ویلٹھ ٹیکس کی تشخیص ضروری ہے۔ عدالت نے غلطی سے کہا کہ اس کا اندازہ فرد کی حیثیت میں ٹرسٹ فنڈ کی پوری قیمت پر کیا جانا ہے اور مذکورہ ہدایات نظام کے فیملی ٹرسٹ کیس (سو پرا) میں طے شدہ تناسب کے خلاف ہیں۔

اپیل کنندہ کے وکیل کے اس استدلال کے بارے میں کہ دفعہ 21(1) یا 21(2) کے تحت تشخیص ضروری ہے، ہم ٹرسٹ ڈیڈ کی متعلقہ شرائط کا حوالہ دیں گے جن پر ہائی کورٹ نے اخصار کیا ہے۔ وہ حسب ذیل ہیں:—

" 18 فی الحال ٹرسٹی اپنی صوابدید پر ٹرسٹ فنڈ کی آمدنی کا پورا یا کوئی حصہ دیکھ بھال کی تعلیم یا استفادہ کنندہ کی زندگی میں ترقی کے لیے لاگو کر سکتا ہے اور تمام بقایا رقم کو مذکورہ طریقے سے سرمایہ کاری کر کے جمع کرے گا۔"

20-25 سال کی عمر مکمل کرنے پر ٹرسٹی تمام ٹرسٹ فنڈز کو بینیشری کے طور پر منتقل کر دے گا اور اس طرح یہ ٹرسٹ ڈیڈ منسوخ ہو جائے گا اور اس کا کوئی اثر نہیں ہوگا۔

21۔ اگر وہ اعتراض جس کے لیے ٹرسٹ بنایا گیا ہے ناکام ہو جاتا ہے اور اسے پورا نہیں کیا جاسکتا، تو اس وقت کے لیے ٹرسٹی کو آزادی ہوگی کہ وہ میری آخری بیٹی مسز مارگریٹ این ریڈی کے دوسرے بیٹوں، بیٹیوں کے فائدے کے لیے ٹرسٹ کی جائیداد کا اطلاق کرے۔ بیٹے کے لیے ایک حصہ اور بیٹی کے لیے آدھا حصہ۔"

مذکورہ بالا قیود و ضوابط کی بنیاد پر، یہ واضح ہے کہ مستفیدین کے ٹرسٹ فنڈ کی رقم حاصل کرنے کے حقوق مستقبل کی تاریخ میں وجود میں آتے ہیں جب بقا سے متعلق شرط پوری ہوتی ہے۔ لہذا، عدالت عالیہ صحیح طور پر اس نتیجے پر پہنچی کہ مفاد الیہ کا مفاد غیر متعین یا نامعلوم ہے اور یہ عارضی ہے اور اس لیے اس نے فیصلہ دیا کہ دفعہ 21(4) لاگو ہوگی۔ معاملے کے اس نقطہ نظر میں، اپیل کنندہ کے معروف وکیل



(a) شیڈول ا کے حصہ میں بیان کردہ شرحوں پر؛ یا

(b) تین فیصد کی شرح سے،

جو بھی کورس آمدنی کے لیے زیادہ فائدہ مند ہوگا۔"

فریقین کی طرف سے اٹھائے گئے مختلف تنازعات پر غور کرنے اور ویلٹھ ٹیکس ایکٹ تو ضیعات سے مکمل طور پر نمٹنے کے بعد، عدالت نے دیگر باتوں کے ساتھ ساتھ اس طرح فیصلہ دیا:۔

(a) ویلٹھ ٹیکس ایکٹ کے دفعہ 3 کو چارج کرنا واضح طور پر سیکشن 21 کے تابع بنایا گیا ہے اور اسے اس دفعہ کے مطابق ہونا چاہیے کیونکہ بعد میں ٹرسٹ کے ٹرسٹی تخمینہ کاری کے لیے خصوصی التزام کیا گیا ہے۔ دفعہ 21 اپنی فیوڈ میں لازمی ہے۔

(b) ایک بار جب یہ ثابت ہو جائے کہ ٹرسٹ کے ٹرسٹی مشخصہ صرف دفعہ 21 تو ضیعات کے مطابق کیا جاسکتا ہے اور ان دفعات کے تحت، یہ صرف فائدہ مند مفادات ہیں جن پر ٹرسٹی کے ہاتھ میں ٹیکس لگایا جاتا ہے، تو یہ ایک ضروری نتیجہ کے طور پر ہونا چاہیے کہ فائدہ مند سود کی مجموعی قیمت سے زیادہ رقم کی قیمت کا کوئی بھی حصہ ٹرسٹی کے جائزے میں ٹیکس میں نہیں لایا جاسکتا۔

(c) دفعہ 21 کی اسکیم کے تحت، ٹرسٹ کی جائیدادوں میں مستفید کے مفاد کا اندازہ لگانے کے لیے محصولات تخمینہ کاری کے دو طریقے دستیاب ہیں۔ یہ یا تو ذیلی دفعہ (1) کے تحت نمائندہ حیثیت میں ٹرسٹی کے ہاتھوں میں اس طرح کے سود کا اندازہ لگا سکتا ہے یا اسے مفاد الیہ خالص دولت میں شامل کر کے براہ راست مستفید کے ہاتھوں میں اس کا اندازہ لگا سکتا ہے۔ جو بات نوٹ کرنا ضروری ہے وہ یہ ہے کہ دونوں صورتوں میں جس چیز پر ٹیکس لگایا جاتا ہے وہ ٹرسٹ کی جائیدادوں میں مفاد الیہ ہونے والے کا سود ہوتا ہے نہ کہ ٹرسٹ کی جائیدادوں کا فنڈ۔ اسی طرح جہاں مستفیدین ایک سے زیادہ ہیں، اور ان کے حصص غیر متعین یا نامعلوم ہیں، ٹرسٹی ٹرسٹ کی جائیدادوں میں ان کے کل فائدہ مند مفاد کے حوالے سے قابل تشخیص ہوں گے۔

(d) دفعہ 21 کی ذیلی دفعات (1) اور (4) کے تحت یہ فائدہ مند مفادات ہیں جو نمائندہ حیثیت میں ٹرسٹی کے ہاتھوں میں قابل ٹیکس ہیں اور ٹرسٹی کی ذمہ داری مستفیدین کی مجموعی ذمہ داری سے زیادہ نہیں ہو سکتی، ٹرسٹ کی جائیدادوں کے فنڈ کے کسی بھی حصے کا سیکشن 3 کے تحت ٹرسٹی کے ہاتھوں میں مشخصہ نہیں لیا جاسکتا اور ایسی کوئی بھی تخمینہ کاری دفعہ 21 کی سادہ لازمی تو ضیعات منافی ہوگی۔

(e) یہ واضح کرنے کے لیے کہ دولت ٹیکس کا حساب کس طرح لگایا جانا ہے، عدالت نے دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ (1) اور (4) کے تحت تخمینہ کاری کے لیے ایک مثال دی۔ ایسی صورت میں جہاں جائیداد اے کو زندگی بھر کی آمدنی دینے اور اس کی موت پر ٹرسٹ پر رکھی جاتی ہے، اے کے بچوں میں سے ایسے افراد کو جو ٹرسٹی مناسب سمجھے۔ عدالت نے فیصلہ دیا کہ جہاں تک الٹ سود کا تعلق ہے، اس طرح کے معاملے میں دفعہ 21، ذیلی دفعہ (4) کو واضح طور پر راغب کیا جائے گا، کیونکہ متعلقہ تشخیص کی تاریخ پر، بقیہ افراد اور ان کے حصص

غیر متعین اور نامعلوم ہوں گے۔ لیکن یہاں بھی ٹرسٹی پر دو جائزے کرنے ہوں گے۔ ایک دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ (1) کے تحت اے کے لائف انٹرسٹ کی ایکچورینٹیل ویلیو ایشن کے حوالے سے اور دوسرا بقیہ میں فائدہ مند انٹرسٹ کی مجموعی کی ایکچورینٹیل ویلیو ایشن کے حوالے سے گویا یہ دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ (4) کے تحت کسی فرد کا ہو۔ ٹرسٹ کی جائیداد کی رقم کی قیمت اور اے کے لائف انٹرسٹ کی ایکچورینٹیل ویلیو ایشن کے مجموعے اور بقیہ شخص کے سود کے درمیان فرق ٹرسٹی کے ہاتھوں میں قابل تشخیص نہیں ہوگا کیونکہ، جیسا کہ اوپر بتایا گیا ہے، ٹرسٹی پر صرف فائدہ مند مفادات کے سلسلے میں ٹیکس لگایا جاسکتا ہے اور اے کے علاوہ کوئی دوسرا مفاد الیہ نہیں ہوتا ہے اور اے کے بچے جیسا کہ ٹرسٹی مناسب سمجھے، اس رقم کی قیمت کا توازن ٹرسٹی کے ہاتھوں میں دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ (1) یا (4) کے تحت ٹیکس میں نہیں لایا جاسکتا۔

(f) دفعہ 21 کی ذیلی دفعہ (4) کی صحیح تشریح یہ ہونی چاہیے کہ یہاں تک کہ جہاں بقیہ کے مستفیدین غیر متعین یا نامعلوم ہوں، ٹرسٹی کو بقیہ میں فائدہ مند سود کی مجموعی حیثیت کے حوالے سے ویلتھ ٹیکس مشخصہ لگایا جاسکتا ہے، اور مستفیدین کو افسانوی طور پر ایک فرد سمجھا جاسکتا ہے۔

مذکورہ بحث کے پیش نظر، ہم عدالت عالیہ کی طرف سے دیئے گئے نتائج سے اتفاق کرتے ہیں کہ اپیل کنندہ ٹرسٹ کے معاملے میں فائدہ مند سود کا مشخصہ ایکٹ کی دفعہ 21(4) کے تحت ٹرسٹی کے ہاتھوں ویلتھ ٹیکس کے طور پر لگایا جاتا ہے۔ تاہم، عدالت عالیہ کی طرف سے دی گئی ہدایت کہ "ٹرسٹی کا انفرادی حیثیت میں ٹرسٹ فنڈ کی پوری قیمت پر جائزہ لینا پڑے گا" نظام کے معاملے میں دی گئی ہدایت کے منافی ہے۔

نتیجے میں، سوال کا جواب جزوی طور پر ٹیکس تشخیص الیہ کے حق میں اور ریونیو کے خلاف دیا جاتا ہے۔ اخراجات کے ساتھ اپیلوں کی اجازت ہے۔

ایس وی کے

اپیل کی منظوری دی جاتی ہے